japan

information bulletin

Embassy of Japan in Pakistan & Consulate-General of Japan in Karachi

VOL 82
March 2022

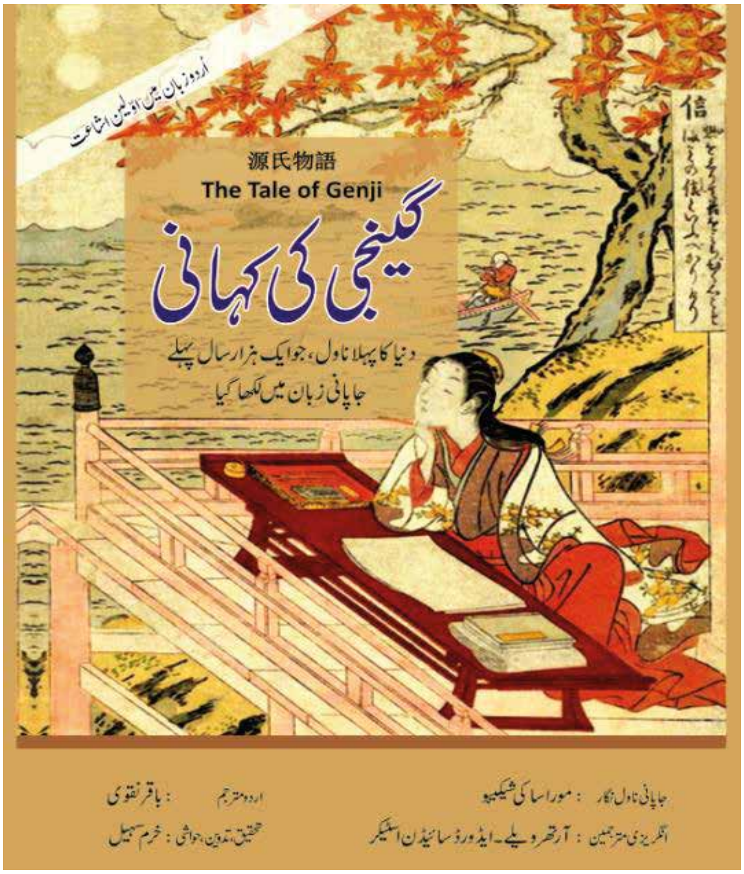

دنیا کا پہلا ناول، جو ایک ہزار سال سے بھی پہلے جاپانی زبان میں لکھا گیا ہے۔ اس ناول کی خالق ایک خاتون ناول نگار "موراساکی شیکیبو" ہیں۔ باقر نقوی (مرحوم) اس ناول کے اردو ایڈیشن کے مترجم ہیں جبکہ اس ترجمے کی تحقیق و تدوین و حواشی خرم سہیل کے ہیں۔ یہ پاکستان جاپان لٹریچر فورم کی پیشکش ہے۔

مرکزی تحریر

گینجی کی کہانی کے اردو ترجمے کا تخلیقی سفر / تفصیلات۔ تصاویر

دیگر نمایاں تحریریں

گینجی مونوگتاری اور جاپان

معروف ناول نگار کی تحریر (کراچی) مقبول افسانہ نگار کا مضمون (پشاور)

ممتاز ادبی نقاد کا کالم (اسلام آباد) مشہور صحافی و ادیب کا اظہاریہ (سکھر)

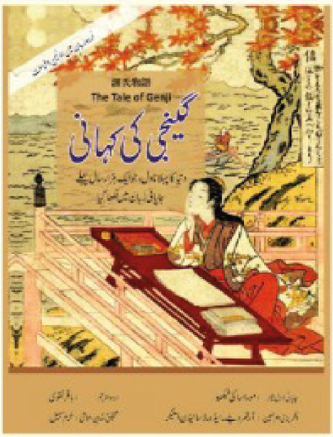

گینجی کی کہانی نے جاپانی ثقافت، مقامی اور عالمی ادب پر بھی اپنے گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔ اس کہانی کے اثرات جاپانی پرفارمنگ آرٹس اور دیگر فنون پر بھی مرتب ہوئے ہیں۔ معروف جاپانی فلمساز آکیرا کوروساوا نے بھی اس ناول کو اپنی پسندیدہ ترین کتاب قرار دیا، جس کو پڑھنے کے بعد وہ ادب اور پھر سینما کی طرف راغب ہوئے تھے۔ جاپان کے پہلے نوبیل انعام یافتہ ادیب یاسوناری کاواباتا نے بھی نوبیل انعام حاصل کرنے کی تقریب کے موقع پر، اپنے کلیدی خطاب میں اس ناول گینجی مونوگتاری کا تذکرہ کیا تھا۔ اس عظیم ناول پر جاپان میں کئی فلمیں بھی بن کر مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ ریڈیو، ٹیلی وژن اور تھیٹر میں بھی اس کہانی کو پیش کیا جا چکا ہے۔ اسی ناول کے حوالے سے جاپانی شہر کیوٹو میں ایک میوزیم بنایا گیا ہے۔ یہ ناول جاپان کے تعلیمی نصاب میں بھی شامل ہے۔ دو ہزار ا ین کے کرنسی نوٹ پر بھی اس ناول کی مصنفہ اور مرکزی کرداروں کو چھاپا گیا۔ یہ 33 زبانوں میں شائع ہو چکا ہے۔

گینجی مونوگتاری یعنی گینجی کی کہانی ہے۔ یہ عظیم ناول جاپانی زبان میں ایک خاتون ناول نگار نے لکھا۔ یہ داستان نما ناول جاپانی ادب کی تاریخ میں ایک اہم ستون کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس ناول کی مصنفہ ایک خاتون ہیں، جن کا نام موراساکی شیکیبو ہے، انہوں نے گیارہویں صدی کے ابتدائی برسوں میں اسے تخلیق کیا تھا۔ یہ ناول خیالی کہانی اور کرداروں پر مبنی ہے، حتیٰ کہ مصنفہ کا نام بھی قلمی ہے، ان کا اصل نام کوئی نہیں جانتا، یہ نام مصنفہ نے اپنے ناول کے ایک کردار سے مستعار لیا ہے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ دنیا میں کلاسیکی ناول نگاری کی ابتدا جاپان سے ہوئی۔ محتاط اندازے کے مطابق 1000 عیسوی سے 1012 عیسوی تک کے درمیانی عرصے میں اس ناول کو تخلیق کیا گیا۔ اس ناول کے اردو مترجم باقر نقوی ہیں، جنہوں نے عالمی ادب کے کئی شاہکار ناولوں کو اردو میں منتقل کیا، جبکہ اس ناول کی تحقیق و تدوین اور ناول کے حواشی خرم سہیل نے بہت عرق ریزی سے لکھے ہیں۔ یہ پیشکش پاکستان جاپان لٹریچر فورم کی ہے۔ یہ اردو ایڈیشن راحیل پبلی کیشنز، کراچی نے شائع کیا ہے۔

پاکستان جاپان لٹریچر فورم۔ایک مختصر تعارف

پاکستان جاپان لٹریچر فورم" کے بانی خرم سہیل ہیں، جو پیشے کے اعتبار سے صحافی، براڈکاسٹر، محقق اور فلم کے ناقد بھی ہیں۔ جاپانی سفیر جناب "کونینوری متسودا" پاکستان جاپان لٹریچر فورم کے سرپرستِ اعلیٰ تھے اور جاپانی قونصل جنرل جناب "توشی کازو ایسومورا" سرپرست ہیں۔2016 میں "پاکستان جاپان لٹریچر فورم" کا قیام عمل میں آیا جبکہ انفرادی حیثیت میں خرم سہیل 2010 سے جاپانی ادب و ثقافت پر کام کر رہے ہیں۔ اس ادبی تنظیم میں جاپانی زبان کے پاکستانی مدرس جناب محمد الیاس، جاپانی زبان کے مشیر ہیں۔ اس ادبی تنظیم کی سات رکنی ایگزیکٹو کمیٹی بھی ہے، جس میں سعدیہ راشد، شعیب اسماعیل، خالد عبداللہ، پرویز مدراس والا، اعجاز سایا، سلیم گوپلانی اور ڈاکٹر فرحان عیسیٰ شامل ہیں۔ جناب محمد اویس، جن کی پاکستان جاپان بزنس فورم اور پاکستان جاپان کلچرل ایسوسی ایشن سے بھی وابستگی ہے، وہ پاکستان جاپان لٹریچر فورم کی بھی انتظامی معاونت کرتے ہیں۔

پاکستان جاپان لٹریچر فورم کا اولین مقصد یہ ہے کہ دونوں ممالک میں ادب و ثقافت پر کام کرنے والوں کی خدمات کا اعتراف کیا جائے اور نئے آنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ جاپان سے اردو زبان و ادب پر کام کرنے والے محققین کو پاکستان مدعو کیا جائے اور پاکستان میں جاپانی ادب پر ہونے والی تحقیق و تراجم کو جاپان میں متعارف کروایا جائے۔ اب تک دو مرتبہ جاپانی محقق پروفیسر "ہیروجی کتاؤکا" جو غالب، اقبال، فیض اور منٹو کے جاپانی مترجم ہیں، ان کو پاکستان مدعو کیا جا چکا ہے، جبکہ جاپان میں اردو کے نامور مدرس اور محقق پروفیسر "سویامانے" بھی "پاکستان جاپان لٹریچر فورم" کی دعوت پر پاکستان تشریف لا چکے ہیں۔ پاکستان جاپان لٹریچر فورم کے تحت دونوں ممالک کے ادبی قارئین اور جامعات کے طلبا میں زبان و ادب کی آگاہی دی جاتی ہے۔ پاکستان میں جاپانی ادب کی ماہانہ مطالعاتی نشست کا اہتمام اردو زبان میں کیا جاتا ہے، جو 2017 سے تاحال جاری ہے۔ پاکستان بھر میں ہونے والے جاپانی ادب کے اردو تراجم میں بھی معاونت فراہم کی جاتی ہے۔ "پاکستان جاپان لٹریچر فورم" کی طرف سے 4 کتابیں بھی اردو زبان میں شائع کی گئی ہیں اور خرم سہیل 3 کتابوں پر انفرادی محقق کی حیثیت سے بھی کام کر چکے ہیں۔ درج ذیل میں تمام کتابوں کی تفصیل موجود ہے۔

جدید جاپانی افسانے۔ مترجم، شاہد حمید۔ ناشر، الحمد پبلی کیشنز، لاہور۔2017

معروف ادبی جریدے "ساقی" "کا" جاپان نمبر"۔ مدیر، شاہد احمد دہلوی۔ ناشر، راحیل پبلی کیشنز، کراچی۔2018

جاپان کا نوبیل ادب۔ مترجم، باقر نقوی۔ ناشر، اکادمی بازیافت، کراچی۔ 2018

گینجی کی کہانی۔ مترجم، باقر نقوی۔ مدیر، خرم سہیل۔ ناشر، راحیل پبلی کیشنز، کراچی۔ 2021

سرخ پھولوں کی سبز خوشبو۔ مدیر، خرم سہیل۔ ناشر، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور۔2012

کچن۔ مترجم، خرم سہیل۔ ناشر، راحیل پبلی کیشنز، کراچی۔2015

خاموشی کا شور۔ مصنفہ، فاطمہ ثریا بجیا۔ مدیر، خرم سہیل۔ ناشر، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور۔ 2016

پاکستان جاپان لٹریچر فورم کی مطبوعات

2021

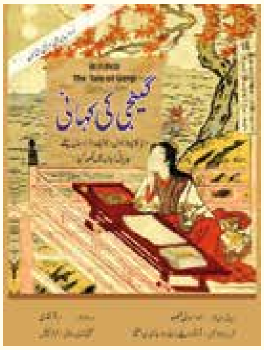

2018

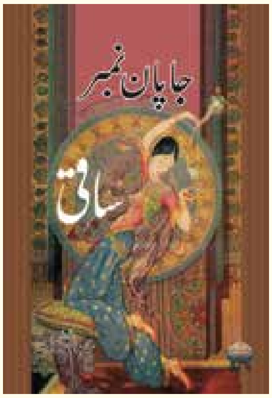

2018

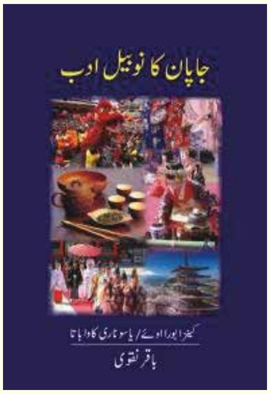

2017

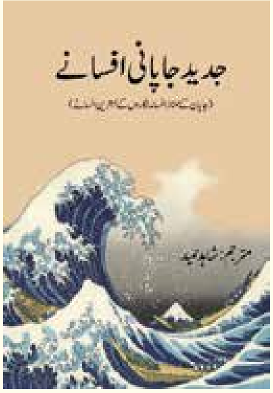

2021

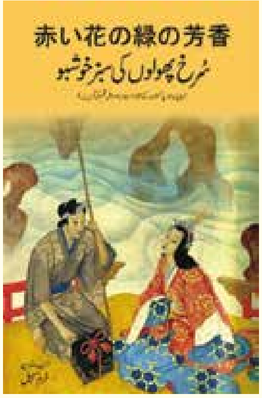

2016

2015

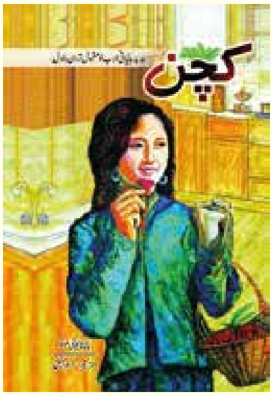

مقبول افسانہ نگار سید زبیر شاہ کا مضمون۔اقتباس (پشاور)

یہ ناول دراصل ایک شہزادے گینجی کے معاشقوں اور زندگی کے نشیب و فراز کی کہانی ہے جس میں اس دور کی تاریخ، تہذیب و تمدن اور نفسیات کو بھرپور طریقے سے اجاگر کیا گیا ہے۔ پیش نظر رہے کہ اس دور میں ناول کا کوئی باضابطہ سانچہ موجود نہ تھا جس کی بنیاد پر اس کے حسن و قبح کو پرکھا جائے، بلکہ یہاں ایک حیران کن بات تو یہ ہے کہ یہ ناول سے بھی قدیم ترین صنف داستان سے قبل لکھا گیا، لیکن اس کے باوجود اس پر داستان کے اثرات کا سایہ تک نظر نہیں آتا، البتہ کہیں کہیں بعض واقعات کے بیان میں داستانوی رنگ ضرور جھلکتا ہے مگر بغور دیکھا جائے تو ایسا محض کہانی میں تجسس ابھارنے کے لیے کیا گیا ہے یا اس قسم کے عناصر کہانی میں ضمنی حیثیت کے حامل ہیں۔ مثلاً بعض مقامات پر مذہبی نظریات اور بیماریوں کے حوالے سے ضعیف الاعتقادی سامنے آتی ہے جو عموماً داستانوں کا جزو لاینفک سمجھا جاتا ہے لیکن اس حوالے سے ایک حقیقت پسندانہ نقطہ نظر یہ بھی ہے کہ اس قسم کی قباحتیں آج کے سائنسی دور میں بھی موجود ہیں۔

جہاں تک ناول کے ہیرو گینجی کا تعلق ہے تو اس ضمن میں یہ بات توجہ طلب ہے کہ ایک ہزار سال قبل معرض وجود میں آنے والا یہ کردار کسی داستانوی ہیرو کی طرح مافوق الفطرت اور سپر نیچرل صلاحیتوں کا حامل نہیں بلکہ یہ ایک ایسا کردار ہے جو پر مسرت لمحوں میں خوشیاں سمیٹتا ہے اور پریشانیوں میں پریشان نظر آتا ہے۔ اس کی عشق بازیاں اور پھر وقت کے ساتھ ساتھ مزاج میں آنے والی تبدیلیاں یہ ثابت کرتی ہیں کہ ایک مہذب انسان کے روپ میں ڈھلنے تک کے اس سفر میں اس نے کئی ارتقائی مراحل طے کیے۔ اس حوالے سے یہ چند جملے ملاحظہ ہوں:

گینجی اب بھی سانجو جاتا اور پہلے کے مقابلے میں وہاں کی عورتوں سے مہذب اور ان کی بیٹوں کی تعلیم کے معاملے میں زیادہ توجہ دیتا تھا۔ اب اسے عشق بازیوں میں دل چسپی نہیں رہ گئی تھی۔ ص۔24-223

گینجی کی زندگی متواتر ناکام تبدیلیوں اور مصیبتوں کا مجموعہ بن گئی تھی۔ اس کے ذہن میں ماضی اور مستقبل کے پریشان کن خیالات ایک دوسرے کا پیچھا کر رہے تھے۔ ص۔246

جاپان کے تاریخی شہر کیوتو سے اٹھنے والی یہ کہانی کئی حوالوں سے ماورائے زمان و مکان کا احساس دلاتی ہے، لیکن اس میں جس طریقے سے دیہاتوں اور شہروں کی تصویر کشی کی گئی ہے اسے پڑھ کر گمان ہوتا ہے کہ دیہات اور شہر میں موجود یہ خلیج آج کا بھی بیانیہ ہے۔ جاپانی تہذیب و تمدن کے ترقی پذیر اور پسماندہ محروم علاقوں کا مطالعہ کرتے وقت بار بار یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ آج کے دور میں موجودہ تفریق کی بات ہو رہی ہے۔ شاید کچھ ناقدین اور قارئین یہ کہیں کہ شہر اور گاؤں کے مسائل اور وسائل کا تذکرہ کوئی غیر معمولی بات نہیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ جس زمانے میں ان چیزوں کو ایک ادب پارے کا حصہ بنایا گیا وہ کتنا اہم اور توجہ طلب ہے۔

گینجی کی یہ کہانی دراصل اس زمانے اور ماقبل کے آرٹ اور ادب کی تاریخ ہی نہیں بلکہ اس میں ہمیں انفرادی اور اجتماعی سطح پر کچھ خاص فلسفہ ہائے حیات اور رویوں پر سیر حاصل بحث بھی ملتی ہے۔ باقاعدہ ایک منظم اور مربوط نظام حکومت میں بادشاہوں، شہزادوں، شہزادیوں، وزیروں کے کارنامے، ناکامیاں، عہدے اور استعفے، باہمی مشاورت سے منصوبہ بندی کے علاوہ قدم قدم پر ہماری ملاقات شاعروں اور فن کاروں سے ہوتی ہے۔ ان کے نامانوس ناموں سے تھوڑی بہت الجھن ضرور پیدا ہوتی ہے لیکن یہ نام کہانی کی روانی میں رخنہ ڈالنے کا سبب ہرگز نہیں بنتے، بلکہ یہ اول تا آخر حرکت کرتی اور آگے بڑھتی ہوئی کہانی ہے۔

قدیم زمانے کے لوگ کہا کرتے تھے، خفیہ محبت عیاں محبت سے زیادہ گہری ہوتی ہے۔

عورت خوف زدہ رہتی تھی، جیسے گینجی قدیم کہانیوں کا کوئی آسیب ہو۔ ص۔95

یہ اس کے خواب کی عورت تھی، کسی قدیم رومانوی پریت کی مانند زائل ہو گئی تھی۔ ص۔102

نوٹ: یہ مضمون پشاور میں منعقد ہونے والی "گینجی کی کہانی" کی تقریبِ پذیرائی میں پڑھا گیا، جو بعد میں معروف ویب سائٹ "ہم سب" پر شائع بھی ہوا۔

ممتاز ادبی نقاد ڈاکٹر روف پاریکھ کا کالم۔ اقتباس (اسلام آباد)

The book narrates life of Hikaru Genji and his numerous love affairs with different women including concubines. Genji is a prince who is relegated to a much lower position and sent in exile by his half-brother, the emperor. Ultimately, Genji is pardoned and he returns to Kyoto, the then capital of Japan. His son, a love-child, becomes emperor, knowing that Genji was his real father. Murasaki, Genji's beloved, dies and a chapter hints at the death of Genji, too.

But Toshikazu Isomura, Consul General of Japan in Karachi, in his brief intro to the book has hinted at a more plausible explanation: in those days paper was very scarce and whenever she got some pieces of paper the author resumed her writing. This is one of the reasons why the novel took so long to finish. Quite interesting!

Though fictionalised, it is a first-hand account of lifestyle of Japanese royals and courtiers in the 11th century, as the writer was well aware of the ambience at the imperial palace and the web of court intrigue. Modern reader can have a feel of what the lives of aristocracy must have been in Japan about a thousand years ago.

Renowned translator and poet Baqar Naqvi had begun translating 'The Tale of Genji' during a few last years of his life and had prepared the first draft. He had sent the manuscript to Khurram Sohail who had initially suggested to him the rendering of this Japanese novel into Urdu. But Naqvi Sahib died in 2019 and Khurram Sohail had no choice but to put finishing touches to the first draft.

With the help of English translations,
Khurram Sohail had to revise the first draft many times over and was finally able to present the 1,300-page text in 1,100 pages in Urdu. But then Khurram felt that certain parts needed explanatory notes as some unfamiliar cultural and historical details might pose difficulties to Urdu readers. So he began working on the text yet again and added some very Useful and informative footnotes to the text.

Prof So Yamane, a senior professor of Urdu and research scholar at Osaka University, Japan, in his intro has succinctly captured the essence of the novel. He says "the novel offers some themes that are found in today's literature, too, for instance, love, marriage, mother's love, job, success and failure in one's career. What is more important is the fact it does not tell the good from the bad. It is not a moral or didactic work as it simply portrays the lives of common human beings, reflecting on their psychological state, their weaknesses, helplessness, anger, happiness, jealousies and envies".

In his intro Kuninori Matsuda, the Ambassador of Japan to Pakistan, writes "this masterpiece is an amazing introduction for readers to the imperial, aristocratic and everyday culture of early Heian period of Japan".

Note: This article was writing for dawn newspaper

معروف ناول نگار ناہید سلطان مرزا کی تحریر۔اقتباس (کراچی)

گینجی کی کہانی ایک ہزار سال پہلے لکھا گیا ، جو جاپان کی قدیم معاشرت رسم و رواج اور ثقافت کے گرد گھومتا ہے۔یہ جاپان کی قدیم زبان میں لکھا گیا ،پھر اسے آسان جاپانی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔دنیا کی ۳۲ زبانوں میں اس کے تراجم ہوئے۔اردو مترجم باقر نقوی اور تحقیق و تدوین خرم سہیل کی ہے۔خوشی ہے کہ اس ادبی خزانے کو محفوظ کیا گیا ہے۔اردو ۳۳ ویں زبان ہے،جس میں یہ ناول ترجمہ ہوا۔

پاکستان جاپان لٹریچر فورم کی جانب سے یہ ایک شاندار پیشکش ہے۔ ہمارے اردو کے قارئین کے لیے یہ ایک خوشخبری ہے۔ ہم جاپانی ادب سے اتنی واقفیت نہیں رکھتے تھے،لیکن یہ ۱۱۲۸ صفحات کی کتاب سے ہمیں جاپان سے روشناس کروایا۔ جاپان ابھرتے سورج کی سرزمین قدیم تہذیب وثقافت کا گہوارہ ہے۔ گینجی وہ کردار ہے جواس کی خالق اس بنیاد پر تخلیق کیا کہ وہ قدیم جاپان کی اس سوچ کو طرزِ معاشرت کو قدیم ثقافت کو ناول کی کہانی میں سمودے۔جاپان کے شہر کیوٹو میں یہ ناول تخلیق کیا گیا۔ ناول کے بارے میں ایک میوزیم بھی ہے، درسی نصاب میں اس کہانی کے اقتباسات شامل ہیں۔ یہ ناول تو خود ایک میوزیم ہے،جس میں جاپان کی تاریخ تہذیب ثقافت بہت اچھی طرح محفوظ ہوگئی ہے۔

اس کی کہانی پڑھ کر احساس ہوتا ہے کہ یہ کردار تو ساری دنیا کے بادشاہوں کی نمائندگی کر رہا ہے، جہاں بہت ساری بیویاں ہیں، بہت سی اولادیں ہیں اور رقابت، محبت جیسے جذبات تو سب کے ایک جیسے ہوتے ہیں۔ اس ناول کے تانے بانے میں مجھے ہندوستان کی مغل بادشاہت کی تاریخ بھی نظر آئی،ایرانی بادشاہ تک کا تذکرہ بھی منعکس ہوا اور ترک بادشاہوں کے شاہانہ ٹھاٹ باٹ بھی نظر آئے۔ ناول نگار نے گینجی کو گہرائی سے فلسفیانہ انداز میں قدیم معاشرت کے ساتھ پینٹ کیا ہے۔

نوٹ: یہ مضمون قونصل خانہ جاپان، کراچی میں تقریب رونمائی میں پڑھا گیا۔

مشہور صحافی وادیب ممتاز بخاری کا اظہاریہ۔اقتباس (سکھر)

"گینجی کی کہانی" ایک تاریخی نوعیت کا ناول ہے، جس کو پڑھ کر اس کی عظمت کا احساس ہوتا ہے،اس کی مصنفہ "موراساکی شیکیبو" نے دلکش طرزِ تحریر سے قارئین کے دل موہ لیے ہیں۔اس ناول کے اردو مترجم باقر نقوی کے گزشتہ تراجم سے میں بخوبی واقف ہوں ،خاص طور پر انہوں نے جو نوبیل انعامات حاصل کرنے والوں کے خطبات کا تراجم کیے،جو اپنی نوعیت کا شاندار کام ہے، پھر فرانسیسی ادیب "وکٹر ہیوگو" کے ناول کا اردو ترجمہ "مضراب" بھی اردو دنیا میں خاصے کی چیز ہے، جس کو سہل انداز میں انگریزی زبان سے اردو میں ترجمہ کیا۔

زیر نظر ناول "گینجی کی کہانی" میں باقر نقوی نے انگریزی مترجمین سے استفادہ کیا اور ان کی اچانک رحلت کے بعد، خرم سہیل نے اس کام کو مکمل کیا اور خاص طور پر جس طرح اس ناول کے حواشی لکھے،وہ بھی قابل داد ہے،کیونکہ اس کی وجہ سے قارئین کو سیاق وسباق کی تفہیم ہوئی اور جاپانی معاشرت کے مختلف پہلوئوں کے بارے میں آگاہی ہوئی، کیونکہ میں نے اس تاریخی ناول کو انگریزی میں پڑھا تھا، تو جب کراچی آیا، تو اپنے چند ادبی دوستوں کے پاس یہ اردو ترجمہ دیکھا تو اس کی ورق گردانی کی، تو مجھے انگریزی نسخے سے یہ اردو نسخہ مختلف محسوس ہوا، اس میں اچھی بات یہ تھی کہ حواشی پڑھتے ہوئے متن اور اس کے پس منظر کی سمجھ آرہی تھی، اس لیے کہ یہ ناول ایک ہزار سال سے بھی زیادہ قدیم ہے، تو حواشی نے اس ماحول، ثقافت، تہذیب اور کہانی کی ترسیل کو بہت ہی آسان بنادیا۔

یہ کتاب اردو تراجم کی دنیا میں نئے امکانات کو جنم دے گی، کیونکہ ابھی اس کتاب کو پڑھا جارہا ہے اور اس پر مزید گفتگو ہوگی، جس سے اس کے نت نئے زاویے ہم پر واہ ہوں گے ۔ بہرحال پاکستان میں اس عظیم جاپانی ناول کا اردو ترجمہ ایک عمدہ پیش رفت ہے، تمام جاپانی اور پاکستانی دوست مبارکباد قبول کریں۔ مجھے امید ہے، اس ناول کے ترجمے کو پاکستان میں ذوق وشوق سے پڑھا جائے گا۔

نوٹ: یہ مضمون سکھر میں منعقدہ ناول کی تقریبِ پذیرائی میں پڑھا گیا۔

کراچی سے خیبر تک۔ گینجی مونوگتاری کا سفر۔ مطالعات کی کہانی۔ تصاویر کی زبانی

کراچی

جاپانی قونصل جنرل جناب توشی کازوایسو مورا "گینجی کی کہانی" کی تقریب رونمائی کے سلسلے میں اپنی سرکاری رہائش گاہ پر کتاب کے نسخوں کے ہمراہ

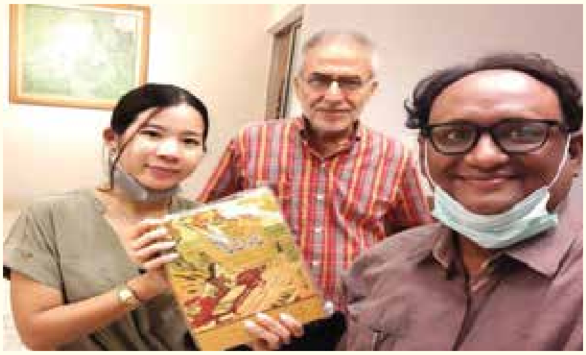

گینجی کی کہانی کی تقریب رونمائی کے موقع پر، جاپانی سفارت کار کیرا ارانا کامورا صاحبہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے، تصویر میں ناول کے محقق خرم سہیل اور جاپانی ثقافت کے لیے متحرک شخصیت محمد اویس بھی موجود ہیں

جاپانی قونصل جنرل جناب توشی کازوایسو مورا گینجی کی کہانی کی تقریب رونمائی کے سلسلے میں کراچی پریس کلب میں صحافیوں سے گفتگو کر رہے ہیں۔

" گینجی کی کہانی" کی اشاعت کے بعد تعارفی تقریب میں جاپان کے قونصل جنرل اور پاکستان جاپان لٹریچر فورم کی ایگزیکٹیو کمیٹی کے اراکین موجود ہیں، جن میں خالد عبداللہ، پرویز مدراس والا، سعدیہ راشد، توشی کازوایسو مورا، شعیب اسماعیل، اعجاز سایا، سلیم گوپلانی، محمد اویس، خرم سہیل اور ناکامورا شامل ہیں۔

" گینجی کی کہانی" کی تقریب رونمائی کے موقع پر معروف ناول نگار ناہید سلطان مرزا اپنا مضمون پڑھ رہی ہیں، جس کو مقررین اور حاضرین توجہ سے سماعت کر رہے ہیں۔

جاپان معلوماتی و ثقافتی مرکز، قونصل خانہ جاپان میں تعارفی تقریب کے موقع پر پاکستان جاپان لٹریچر فورم کے اراکین اور دیگر مہمان شخصیات کا جاپانی قونصل جنرل کے ہمراہ ایک یادگار تصویر بنائی گئی۔

اسلام آباد

جاپان کے سفیر جناب کونیئوری متسودا اور پاکستان جاپان لٹریچر فورم کے وفد کی سربراہ محترمہ سعدیہ راشد "گینجی کی کہانی" کی سرکاری رسم اجرا کے موقع پر

خرم سہیل اکادمی ادبیات کے چیئرمین ڈاکٹر یوسف خشک کو "گینجی کی کہانی" پیش کررہے ہیں، اس موقع پر معروف شاعر محبوب ظفر بھی موجود ہیں۔

"گینجی کی کہانی" کی جاپانی سفارت خانے کی طرف سے رسم اجرا کے موقع پر اس ناول کے محقق و مدیر خرم سہیل مہمانوں سے گفتگو کرتے ہوئے

انڈس کاٹیج لائبریری نیٹ ورک کے روح رواں آغا نور محمد پٹھان نے "گینجی کی کہانی" کے لیے مقامی ادیبوں کے ہمراہ شامِ مطالعہ کا اہتمام کیا۔

کتاب کی تقریب اجرا کے موقع پر، پاکستان میں جاپان کے سفیر کو پاکستان جاپان لٹریچر فورم کی طرف سے ڈاکٹر فرحان عیسیٰ سوینئر پیش کررہے ہیں۔

معروف ناشر و دانشور جناب شاہد اعوان نے "گینجی کی کہانی" کے لیے ایک مطالعاتی نشست کا اہتمام کیا، مومن خان مومن، محبوب ظفر اور ظفر عمران نے شرکت کی۔

پشاور۔لاہور۔ملتان

پشاور: گورنمنٹ سپرئیر سائنس کالج میں " گینبجی کی کہانی" کے لیے تقریبِ پذیرائی کا اہتمام کیا گیا۔ کالج کے پرنسپل "ڈاکٹر تاج الدین تاجور"جو صدرِ محفل بھی تھے، دیگر مہمانِ خصوصی میں پروفیسر خالد، پروفیسر سہیل ملک، پروفیسر فضل نصیر، پروفیسر نظامت، ڈاکٹر اسحاق وردگ، دیگر مہمانِ گرامی سید زبیر شاہ، پروفیسر اعجاز احمد، ابراہیم ضیا اور شیر نواز گل سمیت طلبا موجود تھے۔

لاہور: پاک ٹی ہاوس میں حلقہ ارباب ذوق کے تحت " گینبجی کی کہانی" کے لیے تقریب پذیرائی کا انعقاد کیا گیا، جس میں شعر وادب سے وابستہ افراد نے شرکت کی۔ اس موقع پر کوئٹہ میں جاپان کے اعزازی قونصل جناب سید ندیم شاہ بھی شریک ہوئے۔

لاہور: جاپانی زبان کے استاد بشارت محمود نے الثانیہ جاپانی لینگونج مرکز کی طرف سے جاپانی زبان سیکھنے والے طلبا کے لیے " گینبجی کی کہانی" کے لیے شامِ مطالعہ کا اہتمام کیا گیا۔ طلبا کو جاپانی ادب کے بارے میں بھی آگاہی دی گئی۔

ملتان: سرائیکی ایریا اسٹڈی سینٹر میں ڈاکٹر قاضی عابد نے "گینبجی کی کہانی" کے لیے شاندار تقریب کا انعقاد کیا، جس میں بہاوالدین زکریہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر منصور اکبر کنڈی نے خصوصی شرکت کی اور طلبا بھی شریک ہوئے۔

ملتان: سرائیکی ایریا اسٹڈی سینٹر کے ایم فل اور پی ایچ ڈی کے طلبا کے ساتھ تحقیق میں حواشی کی اہمیت اور " گینبجی کی کہانی بطور مثال" کے تناظر میں گفت وشنید ہوئی۔

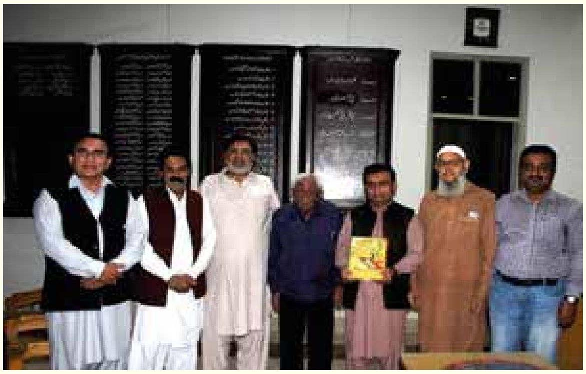

ملتان آرٹس کونسل کے چائے خانہ میں مختلف شعبہ ہائے جات سے تعلق رکھنے والے دوستوں نے گینبجی کی کہانی کی شام مطالعہ میں، ماہر جاپان ڈاکٹر محمد امین کی صدارت میں اظہار خیال کیا اور ناول کا مطالعہ بھی ہوا۔

گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ بہاولپور۔ جامشورو۔ سکھر

گوجرانوالہ: ادبی تنظیم واصف خیال سنگت کے روح رواں جناب میر جہانگیر کی طرف سے "گینبجی کی کہانی" کے لیے خصوصی شامِ مطالعہ کا اہتمام کیا گیا۔

سیالکوٹ: ڈاکٹر عبدالقیوم اور ہاروکی موراکامی کے ناول "نارویجین ووڈ" کے اردو مترجم نے اپنے شہر میں "گینبجی کی کہانی" کے مطالعہ کی نشست سجائی۔ جس میں علم و تدریس سے وابستہ شخصیات نے شرکت کی۔

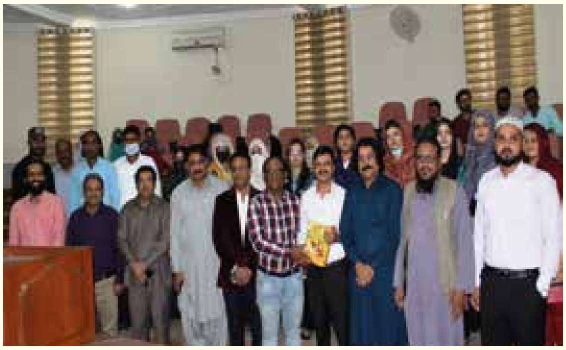

بہاولپور: اسلامیہ یونیورسٹی کے شعبہ اردو کی طرف سے طلبا کے لیے "گینبجی کی کہانی" کے تعارف و مطالعہ کا اہتمام کیا گیا، اس موقع پر شعبے سے وابستہ تمام اساتذہ بھی شریک ہوئے، جن میں ڈاکٹر طاہر عباس، ڈاکٹر سجاد نعیم و دیگر موجود تھے۔

جامشورو: سندھ یونیورسٹی کے ڈین فیکلٹی آف نیچرل سائنسز ڈاکٹر وزیر علی بلوچ نے "گینبجی کی کہانی" کے لیے تقریب پذیرائی کا اہتمام کیا، جس میں کراچی سے جاپان کے قونصل جنرل جناب توشی کازو ایسو مورا اور اس کتاب کے محقق و مدیر خرم سہیل نے شرکت کی، اساتذہ اور طلبا کی کثیر تعداد بھی شریک ہوئی۔

سکھر: پاکستان جاپان لٹریچر فورم کے بانی خرم سہیل اور فعال رکن محمد شفیق کو اہل شہر کی طرف سے کلچرل کمپلیکس میں مدعو کیا گیا، جہاں شہر کے عمائدین نے گفتگو کی۔

سکھر: یہاں مطالعاتی نشست کے لیے میں اپنے دوست اور کہنہ مشق صحافی جناب عاقب علی بھائی کا شکر گزار ہوں، جن کی معاونت سے سکھر میں ہمیں سید عاشق شاہ اور آصف علی جیسے علم دوست میسر آئے، جن کے اشتراک سے پروفیسر اظہر نوناری، ممتاز بخاری، پروفیسر عدل جیسی علمی شخصیات اور دیگر احباب بھی اس اہم مطالعاتی شام میں شریک ہوئے۔

پاکستان جاپان ادبی دوستی زندہ باد

長生きするパキスタンと日本の文学的友情

PJLF
PAKISTAN JAPAN
LITERATURE FORUM

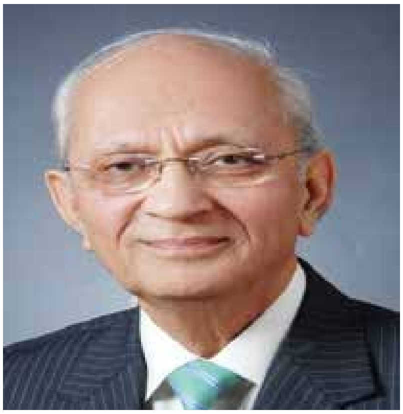

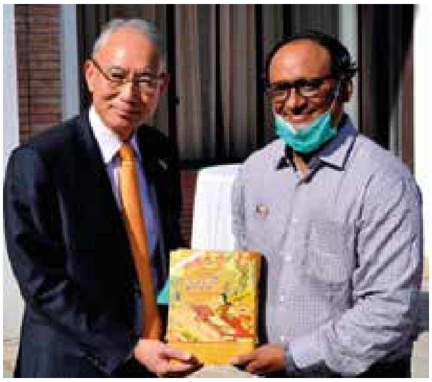

Japanese Government Offices in Pakistan

Embassy of Japan in Pakistan

53-70, Ramna 5/4, Diplomatic Enclave 1,
Islamabad 44000
(P.O. Box 1110, Islamabad)
Tel: +92(51) 9072500
Fax: +92(51) 9072352
E-mail: ryoji@ib.mofa.go.jp (Consular/Visa)
economic@ib.mofa.go.jp (Economic)
culture@ib.mofa.go.jp (Public Affairs)
Website: http://www.pk.emb-japan.go.jp/

Consulate-General of Japan in Karachi

6/2, Civil Lines, Abdullah Haroon Road,
Karachi 75530
Tel: +92(21) 35220800
Fax: +92(21) 35220815
E-mail: culture@kr.mofa.go.jp
Website: http://www.kr.pk.emb-japan.go.jp/

Office of the Honorary Consul General of Japan in Lahore

1 Mcleod Road, Lahore
Tel: +92(42) 37225015-7
Fax: +92(42) 37233518
E-mail: anw@shiraziinvestments.com.pk

Office of the Honorary Consul General of Japan in Peshawar

No. 38, St. 3, Sector N-3, Phase 4, Hayatabad,
Peshawar
Tel: +92(91) 5828378
Fax: +92(91) 5817569

Office of the Honorary Consul General of Japan in Quetta

53-A, Jinnah Town, Samungli Road, Quetta
Tel: +92(81) 2829478, 2829633
Fax: +92(81) 2829515
E-mail: knadeem@cyber.net.pk/

Japan International Cooperation Agency (JICA) Pakistan Office

Serena Office Comlex, 4th Floor, G-5/1m
Khyaban-e-Suhrawardy,
Islamabad
Tel: +92(51) 9244500-07
Fax: +92(51) 9244508
Website: http://www.jica.go.jp/paksitan/
English/index/html

Japan External Trade Organization (JETRO)

2nd Floor, Block-B, Finance & Trade Centre,
Shahrah-e-Faisal,
Karachi
Tel: +92(21) 35630727-32
Fax: +92(21) 35630733-34
E-mail: pak@jetro.go.jp
Website: http://www.jetro.go.jp/

For more information on japanese diplomacy, politics, economy and culture, please visit
http //japanpolicyforum.jp/ http:/www.kr.pk.emb-japan.go.jp